JUSTICE AND EMPOWERMENT OF MINORITIES

جیم خبرنامہ

اکتوبر ۲۰۲۳

ڈائریکٹر کے قلم سے

ماہ اکتوبر 2023 میں اقلیتوں کے خلاف نفرت انگیز جرائم کی تعداد کافی کم سامنے آئی۔ جیم ٹیم نے اس مہینے نفرت انگیز جرائم کے صرف 43 تصدیق شدہ واقعات مرتب کیے ہیں، واقعات کی کمی و بیشی کوئی معنی نہیں رکھتی ، نفرت مختلف طریقوں میں ظاہر ہوتی ہے، اسی لیے اس کو ناپنے کا کوئی ترازو نہیں ہے۔

اس مہینے کے آغاز میں ایک اور عالمی سانحہ رونما ہوا، جب اہل فلسطین ایک بار پھر اسرائیلی مظالم اور نسل کشی کے شکار ہوئے۔دنیا بھر کے مسلمانوں کی ہمدردیاں فلسطینیوں کے ساتھ ہیں۔ یہ ایک ایسی ریاست ہے جس پر غیر قانونی طور پر بنائے گئے ملک نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ لیکن ہندوستانی تناظر میں جو چیز زیادہ تشویشناک ہے وہ یہ ہے کہ بن جامین نیتن یاہو کی حکومت کو دائیں بازو کے ہندو تو عناصر ہر دل عزیز رکھتے ہیں ۔

اسرائیل کے وحشیانہ حملے سے متعلق مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر جس انداز میں مسلم مخالف نفرت کا مظاہرہ کیا گیا، اس کے ساتھ مختلف ٹی وی چینلز کی رپورٹنگ نے بھی ہندستان کی عظیم روایت اور فلسطین دوستی کو داغدار کردیا ۔ بھارت کے میڈیا نے آئی ڈی ایف کی طرف سے فراہم کردہ بیانات کو رٹے ہوئے طوطا کی طرح پیش کیا ہے اور یہ لگاتار جاری ہے۔میڈیا اور سوشل میڈیا صارفین نے غزہ کے نہتے فلسطینی شہریوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت میں بچوں اور خواتین کے مارے جانے کی کوئی پروا نہیں کی اور اسلام مخالف بیانیہ پھیلانے کے لیے جعلی خبروں کا سہارا لیا۔

میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ملک کی سیاسی قیادت کو یہاں کے حقیقی تنازعہ کے بارے میں عوام کو آگاہ کرتے ہوئے اس سنجیدہ مسئلے کو حل کرنے اور فلسطینی کاز کی حمایت جاری رکھنے کی اپنی روایت کو باقی رکھنا چاہیے۔ملک کی عظیم تہذیب اور اس کے ارتقاء کے بجائے رجعت پسندی اور استعماریت کی حمایت ہمیں ایک بار پھر غلامی کی زنجیروں میں جکڑ سکتی ہے ، ہماری عظمت آزادی کی جد وجہد کی مستعار ہے ، ہمیں دنیا آزادی پسند تحریکوں کی حمایت کے طور پر دیکھتی ہے نہ کہ استعماریت اور بربریت کے جھنڈوں کے نیچے جمع ہونے والے گروہ کے طور پر ، ہمیں اس روایت کو بچانے کی سخت ضرورت ہے ۔

محمود اسعد مدنی
ڈائریکٹر، JEM

اکتوبر 2023 میں نفرت انگیز جرم/تقاریر کے واقعات

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے یکم اکتوبر کو مہاراج پور، غازی آباد، یوپی سے مذہب کی تبدیلی کی خبر شائع کی۔ ہندو رکشا دل کی رہنما پنکی چوہدری نے دو مسلم خاندانوں کے ذریعہ مذہب کی تبدیلی پر ایک تقریب منعقد کی، لیکن حرف افسوس یہ ہے کہ پولس نے نہ تو منتظم اور نہ ہی اس واقعے میں ملوث افراد کے خلاف کوئی کارروائی کی۔

یکم اکتوبر کو پٹنہ کے قریب واقع ایک گاؤں کا رہائشی مسلم شخص الطاف انصاری اپنے سسرال سے واپس آرہا تھا، درمیان راہ چار غیر مسلموں نے اسے گھیر لیا ، اور الطاف سے جھگڑا شروع کر کے اسے بے رحمی سے مارا پیٹا۔ پٹنہ کے ایک ہسپتال میں کئی دن زندگی کی جنگ لڑنے کے بعد، زخموں کی تاب نہ لا کر وہ چل بسا۔ واقعہ کے بارے میں مقامی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی گئی، لیکن پولیس کی جانب سے ملزمین کی گرفتاری پر تاہنوز کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اس کے برعکس پولیس نے ہجومی تشدد کے الزام کو ہی خارج کردیا۔ پولیس کے مطابق اس کی موت حادثاتی ہے۔

یکم اکتوبر کو ویب پورٹل hindutvawatch.org نے بہار کے حاجی پور میں ایک پروگرام میں وی ایچ پی لیڈر کی طرف سے دی گئی نفرت انگیز تقریر کی ویڈیو شیئر کی۔ وی ایچ پی کے جنرل سکریٹری ملند پرند نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہوئے سازشی نظریات اور گمراہ کن معلومات پیش کیے ۔

۲ اکتوبر کو، ویب پورٹل siasat.com نے چندی گڑھ کی اندرا کالونی سے متعلق ایک خبر شائع کی کہ گئو رکشا دل کے ایک گروپ نے پولیس اہلکاروں کے ساتھ مبینہ طور پر چندی گڑھ کے ایک گھر پر گائے کا گوشت ذخیرہ کرنے اور فروخت کرنے کے شبہ میں چھاپہ مارا۔ اس واقعے کی ویڈیو میں گئو رکشا دل کے ارکان کو گھر میں گھس کر فریج نکالتے دیکھا گیا ۔ بہت سارے سوشل میڈیا صارفین نے یہ سوال اٹھایا کہ کسی کے گھر میں گھس کر چھا ن بین کرنے کا اختیار کیسے کسی غیر سرکاری ادارے کو دیا جاسکتا ہے؟۔حیرت کی بات تو یہ ہے کہ پولس خود ان شرپسندوں کے ساتھ کھڑی دکھائی دی ۔

۲ اکتوبر کو شہزادپالن پوری نے ایکس ہینڈل پر موب لنچنگ کی ایک افسوسناک اور دلدوز خبر شئیر کی ،جس کے مطابق گجرات کے احمد آباد میں ایک مسلم شخص محمد شہروز کو دائیں بازو کے

غنڈوں نے گھیر لیا اور جئے شری رام کا نعرہ لگانے کو کہا۔ جب اس نے نعرہ لگانے سے انکار کیا تو ان شرپسندوں نے اس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ اپنی فیکٹری پہنچ گیا ، لیکن شرپسند عناصر وہاں بھی نہیں رکے، وہ زبردستی فیکٹری میں داخل ہوئے اور اس پر چاقو اور ڈنڈے سے حملہ کیا۔ جیسا کہ ویڈیو میں دکھایا گیا ہے، پولیس اہلکار مجرموں کو گرفتار کرنے کے لیے تگ و دو کررہے ہیں ، اس سلسلے میں متاثرہ شخص کا بیان درج کرلیا گیا ہے۔

ویب پورٹل siasat.com نے ۳ اکتوبر کو اقلیتوں کے خلاف بڑھتے ہوئے اسلامو فوبیا اور نفرت کو اجاگر کرنے والی ایک اور خبر شائع کی، اس خبر کے مطابق راجستھان کے جے پور میں چند فرقہ پرست افراد نے مبینہ طور پر شادی کی تقریب میں گھس کر قرآن پاک کے صفحات پھاڑ ڈالے۔ اس موقع پر کم از کم پانچ آدمی جئے شری رام کے نعرے لگاتے ہوئے پنڈال میں گھسے تھے۔

۶ اکتوبر کو ویب پورٹل cjp.org.in نے اتراکھنڈ کے اُدھم سنگھ نگر ضلع کے کھتیما شہر میں ایک پروگرام میں وی ایچ پی لیڈر کی طرف سے نفرت انگیز تقریر کی خبر شائع کی۔ وی ایچ پی لیڈر کو مسلمانوں کے خلاف سازشی نظریات پیش کرتے اور ان کے خلاف تشدد کی کھلے عام وکالت کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ ہجوم کی پرجوش شور کے درمیان مذکورہ لیڈر نے کہا کہ ”آنے والی نسلیں ہم سے پوچھیں گی کہ یہ دیو بھومی (خدا کی سرزمین) کب راکششوں، لو جہادی، زمینی جہادی سے آزاد ہوگی - آنے والی نسل ہم سے پوچھے گی کہ ہم کیا کررہے تھے. اگر آنے والی نسل ہم سے لو جہادیوں کے بارے میں پوچھے، جو زبردستی مذہب تبدیل کرواتے ہیں، تو ہمیں ان تمام سوالوں کے جواب دینے کے قابل ہونا چاہیے ۔ ہمیں انہیں یہ بتانے کے قابل ہونا چاہیے کہ ہم گائے کا گوشت کھانے والوں اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کے مذہب تبدیل کرنے والوں کو باہر نکالنے کی کوشش کررہے تھے ۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے ۶ اکتوبر کو ایک ویڈیو شیئر کی کہ یوپی کے کٹرا کٹی ایودھیا دھام میں بجرنگ دل کا ایک رہنما نفرت انگیز کررہا ہے اور اپنی تقریرمیں مسلمانوں کو شیطانی صفت سے متصف کررہا ہے۔

۶ اکتوبر کو سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی کہ بہار کے موتیہاری ضلع سے تعلق رکھنے والا بجرنگ دل کا ایک رکن کھلے عام نفرت انگیز تقریر کررہا ہے اور وہ مدرسوں کو شیطان کا اڈہ بتار ہا ہے ۔

۶ اکتوبر کو ویب پورٹل sabrangindia.in نے ایک خبر شائع کی کہ چار دلتوں کو ایک گاؤں میں کنواں کھودنے پر مجبور کیا گیا، جب انھوں نے اس بات سے انکار کیا تو انہیں زنجیروں میں جکڑ دیا گیا، مارا پیٹا گیا اور بدسلوکی کی گئی۔ ایک اور د لت نوجوان دلت اور اس کے خاندان کو بھی مارا پیٹا گیا۔ حکام نے فوری کارروائی کرتے ہوئے دو مجرم کٹھ اور ونراج کو گرفتار کر لیا، جو اسی گاؤں میں کوئلے کی کان کے مالک ہیں۔ پولیس نے

یہ کہہ کر ختم کیا کہ یہ ملک بابر، غوری اور غزنی کا نہیں، ہندوؤں کا ہے۔

ویب پورٹل sabrangindia.in نے ۹ اکتوبر کو خبر شائع کی کہ ڈپٹی کلکٹر نشا بانگرے(جنھوں نے اس سال کے شروع میں دلت ہونے کے ناتے امتیازی سلوک کا سامنا کرنے کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا تھا) اپنے استعفیٰ کی عدم منظوری کے خلاف احتجاج کے لیے 300 کلومیٹر کا مارچ شروع کیا، کیونکہ وہ مدھیہ پردیش اسمبلی انتخابات میں حصہ لینا چاہتی تھیں۔ تاہم، نشا کو پولیس نے حراست میں لے لیا، نشا نے سوشل میڈیا پر پولیس اسٹیشن سے ایک تصویر پوسٹ کی جس میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی پھٹی ہوئی تصویر تھی۔ تصویر کے کیپشن میں لکھا کہ پولیس کے ساتھ تصادم کے دوران اس کے کپڑے اور ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی تصویر پھاڑ دی گئی۔

ویب پورٹل thehindustangazette.com نے ۱۰ اکتوبر کو مہاراشٹر کے ویسیا پال گڑھ میں ہوئی نفرت انگیز تقریر کی خبر شائع کی۔ بی جے پی ممبر پارلیمنٹ پرگیہ سنگھ ٹھاکر نے نفرت انگیز تقریر کی اور غیر ہندوؤں بالخصوص مسلم کمیونٹی کو نشانہ بنایا۔اس نے شہنشاہ اکبر کا مذاق اڑایا اور مہارانا پرتاپ اور دیگر ہندو

اب تک واقعے کے سلسلے میں تین ملزمان کے خلاف نقصان پہنچانے، غلط قید میں رکھنے اور تعزیرات ہند کے ایس ٹی اینڈ ایس سی مظالم کی روک تھام ایکٹ کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔

۶ اکتوبر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک ویڈیو شئیر کی گئی جس میں گجرات کے سیلیبا سے تعلق رکھنے والی ایک مسلم خاتون ،مقامی صحافی کو انٹرویو دیتے ہوئے بتارہی تھی کہ چند روز قبل ہندوتوا گروپ نے جلوس نکالا ، جس میں تشد بھڑک اٹھا ، اس موقع پر اس نے بجرنگ دل کے ارکان کے ذریعہ پتھراؤ کی ایک ویڈیو ریکارڈ کی۔ بعد ازاں ان فسادیوں نے اس کے شوہر کی دکان کو لوٹا اور اسے آگ لگا دی ، مقامی پولس دیر رات اس کے گھر پہنچی تاکہ وہ ویڈیو کلپ اس کے فون سے انتہائی دھمکی آمیز طریقے سے ڈیلیٹ کروا سکے۔

ویب پورٹل cjp.orgin. نے ۹ اکتوبر کو ایک ویڈیو کلپ شیئر کی، جس میں دیکھا گیا کہ یوپی کے سندیلا، ہردوئی میں ایک انتہائی دائیں بازو کے رہنما نے اشتعال انگیز تقریر کی اور اجمیر میں درگاہ پر قبضہ کرنے کی دھمکی دی۔ تقریر کے دوران مذکورہ لیڈر کو جئے شری رام کا نعرہ لگاتے ہوئے بھی دیکھا گیا، اور کہا، 'اگر آپ رحیم بن گئے تو وہ آپ کو کرشن کنہیا کہیں گے اور گائیں گے۔ لیکن اے محمد کے بچے، تم جمنا میں ڈوب جاؤ گے۔' اور

بادشاہوں اور جنگجوؤں کے کارناموں پر فخریہ باتیں کہیں ۔ اس نے اپنی تقریر کا اختتام مسلم کمیونٹی کو دھمکی دیتے ہوئے کیا ’’اگر ہماری بیٹیاں محفوظ نہیں ہیں تو تمہاری بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔‘‘

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے ۱۰ اکتوبر کو، دھروا، رانچی، جھارکھنڈ میں ہوئی نفرت انگیز تقریر کی خبر شائع کی۔ وی ایچ پی-بجرنگ دل کے پروگرام میں دائیں بازو کے ایک رہنما کو مسلم مخالف پروپیگنڈہ کرتے ہوئے دیکھا گیا۔وہ کہہ رہا تھا اگر آپ اس ملک میں رہنا چاہتے ہیں تو آپ کو بھارت ماتا کی جئے کہنا پڑے گا۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے ۱۱ اکتوبر کو یوپی کے کھاگا، فتح پور ضلع میں رونما ہوئی اشتعال انگیزی کی ایک خبر شائع کی ، جہاں دائیں بازو کے ایک رہنما نے وی ایچ پی اور بجرنگ دل کے مشترکہ طور پر منعقد ایک پروگرام میں مسلم کمیونٹی کو نشانہ بناتے ہوئے اشتعال انگیز تقریر کی۔ اس نے کہا کہ یہ ملک اذان دینے والوں یعنی مسلمانوں کا نہیں ہے۔

ویب پورٹل sabrangindia.in نے ۱۱ اکتوبر کو یوپی کے جونپور ضلع میں رونما ہوئے ایک مذہبی حملے کی خبر شائع کی ، جہاں جونپور کے سب سے بڑے چرچ، جیون جیوتی چرچ کو مقامی انتظامیہ نے منہدم کر دیا تھا۔ جونپور ضلع کے بھولنڈیہ گاؤں میں واقع مشہور چرچ حکومت کی آنکھوں کا کانٹا تھی۔ ریاست کے ریونیو ڈپارٹمنٹ کے ایک حالیہ سروے کے دوران، گاؤں کی سوسائٹی کی اراضی اور ایک مقبرے پر کچھ غیر قانونی تعمیرات کی تصدیق ہوئی تھی۔ اس کے بعد، مقامی انتظامیہ نے جائیداد پر مسماری کا نوٹس چسپاں کیا جس میں اسے ’غیر قانونی طور پر تعمیر شدہ عبادت خانہ قرار دیا گیا۔ ایک مقامی ہندی اخبار، تیجس ٹوڈے کی رپورٹ کے مطابق، نوٹس میں دعویٰ کیا گیا کہ کرسچن پریئر سینٹر نے سرکاری زمین پر قبضہ کرکے مذکورہ عبادت خانہ تعمیر کیا ہے۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے ۱۲ اکتوبر کو کرناٹک کے بنٹوال میں ہوئی نفرت انگیز تقریر خبر شائع کی۔ دائیں بازو کے رہنماؤں میں سے ایک سادھوی سرسوتی کو ایک ویڈیو میں مسلمانوں کے خلاف سازشی نظریات کا پرچار کرتے ہوئے، ہندوؤں کو مسلح کرنے اور تشدد کی وکالت کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ انہیں یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ’’جو کوئی ہندوؤں کے وجود کو نقصان پہنچانے کی جرات کرے گا، ہم ان کی کالونیوں کو مٹادیں گے۔‘‘

ویب پورٹل hindutvawatch.org ۱۲ اکتوبر کو بہار کے موتیہاری ضلع سے ایک اور نفرت انگیز تقریر کی رپورٹ شائع کی۔ ایک ویڈیو جسے ایچ ڈبلیو

تکمیل کے لیے قرآن پاک کی غلط تشریح کرتے ہوئے اور مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو مندروں سے بدلنے کا مطالبہ کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے ۱۳ اکتوبر کو کرناٹک کے اڈوپی میں رو نما ہوئے نفرت انگیز تقریر کے ایک اہم معاملے کی خبر شائع کی۔ ایک ویڈیو میں بی جے پی لیڈر اور مدھیہ پردیش کے وزیر مملکت مہا منڈلیشور سوامی اکھلیشورانند گری کھلے عام فرقہ واریت اور نفرت پر مبنی باتیں کررہے ہیں۔

نے X پر شیئر کیا ہے، اس میں دیکھا یا گیا ہے کہ وی اچ پی اور بجرنگ دل کا ایک لیڈر مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف نفرت انگیز تقریر اور تشدد پر مبنی تقریر کررہا ہے۔

فری پریس جرنل نے ۱۳ اکتوبر کو خبر شائع کی کہ کرناٹک کے ہوسپیٹ ضلع سے تعلق رکھنے والے ایک 20 سالہ شخص کو 12 اکتوبر کو مبینہ طور پر فلسطین کی حمایت میں واٹس ایپ اسٹیٹس لگانے اور بقول ان کے ''اشتعال انگیز'' نعرے اپلوڈ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ اس شخص کی شناخت عالم باشا کے نام سے ہوئی ہے جو ہوسپیٹ ضلع کا رہنے والا ہے۔ اسے وجے نگر پولیس نے فلسطین کی حمایت میں '' نام نہاد طور پر اشتعال انگیز'' نعرے لگانے کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ ملزم کو تحویل میں لے لیا گیا ہے اور اسے مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

ویب پورٹل siasat.com نے ۱۲ اکتوبر کو ایک اشتعال انگیز ویڈیو شیئر کی جو تلنگانہ کے حیدرآباد سے سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کی گئی تھی۔ تلنگانہ کے انتخابات کے قریب آتے ہی گئو رکشکوں نے اپنی سرگرمیاں بڑھا دی ہیں اور وہ بالواسطہ طور پر بھگوا پارٹی کے لیے مہم چلا رہے ہیں۔ تلنگانہ گئو رکشا دل کے صدر کالو سنگھ نے گزشتہ دو دنوں میں چار ٹرکوں کو غیر قانونی طور پر مویشیوں کو مذبح تک لے جانے کے الزام میں گرفتار کیا ۔ ویڈیو میں کالو سنگھ نے کہا، ''آنے والے دنوں میں تمام گئو رکشک متحد ہوں گے اور گائے ذبیحہ کو روکنے کے لیے اقدامات کریں گے۔ میں گائے ذبح کرنے والوں کو خبردار کر رہا ہوں کہ وہ اسے روکیں، ورنہ ہم ان کو ان کی زبان میں سمجھائیں گے ۔''

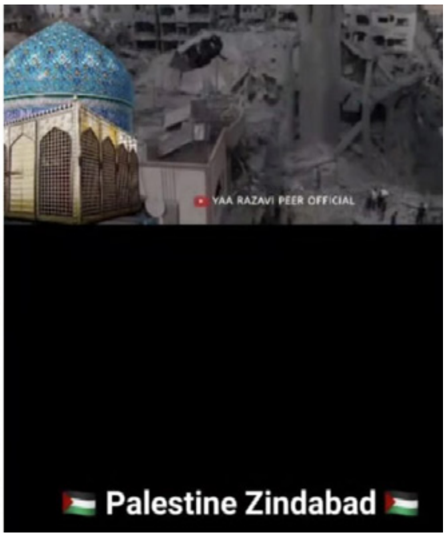

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے ۱۲ اکتوبر کو پٹھان کوٹ، پنجاب میں منعقدہ ایک تقریب میں نفرت انگیز تقریر کے ایک اور واقعہ پر رپورٹ شائع کی۔ وشو ہندو پریشد کی تقریب میں دائیں بازو کے ایک رہنما کو بدنیتی پر مبنی ایجنڈے کی

کو آگے بڑھانے اور حاضرین میں تشدد اور خوف کو فروغ دینے کی کوشش کی۔

۱۶ اکتوبر کو ویب پورٹل hindutvawatch.org نے خبر شائع کی کہ دہلی کی دوارکا کالونی میں وی اچ پی کے جوائنٹ جنرل سکریٹری سریندر جین نے اپنی تقریر میں مغل دور میں ہندستانی تاریخ کی مسخ شدہ اور غیر حقیقی باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے مسلم کمیونٹی کو نشانہ بنایا۔

انڈین ایکسپریس نے ۱۶ اکتوبر کو خبر شائع کی کہ یوپی کے ہمیر پور شہر میں ایک امام کو سوشل میڈیا پر فلسطینی شہریوں کی مبینہ حمایت کرنے پر،"دشمنی کو فروغ دینے" کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔گرفتار امام کی شناخت مولانا سہیل انصاری کے طور پر ہوئی ۔ جمعہ کے روزانصاری اور ایک دوسرے امام مولانا عاطف چودھری پر آئی پی سی کی دفعہ 153-A دو گروپوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینا اور 505 کمیونٹیوں کے درمیان دشمنی، نفرت یا برائی پیدا کرنے یا اسے فروغ دینے کے بیانات) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔

۱۶ اکتوبر کوٹائمز آف انڈیا نے یوپی کے میرٹھ شہر میں رونما ہوئی والی نفرت انگیز تقریر کی خبر شائع کی۔ اخبار کے مطابق بی جے پی کے سابق ایم ایل اے سنگیت سوم کو شہر کی ساکیت کالونی میں راجپوتوں کے ایک اجتماع میں فلسطین کاز کی حمایت کرنے پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ کو نشانہ بناتے ہوئے دیکھا گیا۔ انھوں نے کہا، "اے ایم یو کے طلبہ نے اسرائیل کی جوابی کاروائی کے جواب میں ایک مبینہ دہشت گرد تنظیم حماس کی حمایت کی۔ ایسے ادارے صرف اس وقت ردعمل ظاہر نہیں کرتے ہیں جب دہشت گردی کا واقعہ ہوتا ہے جو کہ قابل مذمت ہے۔" انھو ں نے مزید الزام لگایا کہ علاقے کے مقامی بازار میں مسلم دکانداروں کو 500 روپے دینے پر مجبور کیا گیا جو رقم دہشت گردی کو مدد پہنچانے کے لیے جمع کی جارہی ہے۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے ۱۶ اکتوبر کو ہماچل پردیش کے منڈی ضلع میں مسلم کمیونٹی کے خلاف اشتعال انگیز ریمارکس کی خبر شائع کی۔ ایک ہندوتوا لیڈر نے وشو ہندو پریشد وبجرنگ دل کی طرف سے منعقدہ شوریہ جاگرن یاترا سے خطاب کرتے ہوئے مبینہ طور پر زمین جہاد اور لو جہاد کے سازشی نظریات

۱۹ اکتوبر کو مڈ ڈے نے مہاراشٹر کے تھانے ضلع کے پڑگھا میں رونما ہوئے مبینہ نفرت انگیز واقعہ کی خبر شائع کی جو 15 اکتوبر کو پیش آیا۔ رپورٹ کے مطابق، ویرار سے تعلق رکھنے والے دو مسلم نوجوان عظیم سید اور محمد شیخ بائک پر مالیگاؤں جارہے تھے کہ ایک نقاب پوش شخص، جس کی بعد میں شناخت سورج دیورام ڈھوکرے کے طور پر ہوئی اس نے – پڑگھا کا راستہ پوچھا۔ چونکہ یہ دونوں مسلم شخص اسی سمت جا رہے تھے، اس لیے انہوں نے اسے ان کے پیچھے چلنے کو کہا۔ مقتول وسیم کے بھائی کے مطابق، تقریباً 12 کلومیٹر تک پیچھے چلنے کے بعد، ڈھوکرے نے انہیں اپنی دو پہیہ گاڑی روکنے کو کہا، کیوں کہ ڈھوکرے کو قضائے حاجت کرنی تھی ، جیسے ہی گاڑی رکی، اس نے ان پر گولی چلا دی۔ اتوار کی دوپہر کو اپنی موت سے پہلے عظیم سیدنے پڑگھا پولیس کو بتایا کہ جیسے ہی وہ رکے، نقاب پوش شخص ان کے قریب آیا اور ان کے نام پوچھے۔ ان کا نام سن کر اس نے پتلون میں بند پستول نکالی اور ان پر گولی چلا دی۔ پولیس نے حملہ آور سورج ڈھوکرے (37) کا پتہ لگانے کے لیے متعدد ٹیمیں

۱۷ اکتوبر کو، ویب پورٹل hindutvawatch.org نے مہاراشٹر کے احمد نگر ضلع میں رونما ہوئے نفرت انگیز تقریر کے ایک ا ور واقعہ کی خبر شائع کی ۔ بی جے پی کے معطل ایم ایل اے اور بار بار نفرت پھیلانے والے ٹی راجہ سنگھ کو ایک بار پھر یہ کہہ کر بھیڑ کو تشدد پر اکساتے ہوئے دیکھا گیا کہ اگر آپ جہادیوں اور گائے کے اسمگلروں کو شکست دینا اور سبق سکھانا چاہتے ہیں تو بجرنگ دل میں شامل ہو جائیں۔

ہندوستان ٹائمز نے ۱۸ اکتوبر کو خبر شائع کی کہ ایم پی کے اجین میں گربا ڈانس کے مقامی منتظمین نے مبینہ طور پر ''لو جہاد کو روکنے'' کے لیے غیر ہندوؤں کو پروگرام میں شرکت پر پابندی لگا دی۔ آرگنائزنگ کمیٹی کے ذمہ داروں نے اپنے فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ وہ ''کسی مذہب کے خلاف نہیں ہیں لیکن لو جہاد کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور دشمنی پھیلانے کی کوشش کرنے والوں کے داخلے پر پابندی لگانا چاہتے ہیں''۔ مقامی پولیس ایس پی سچن شرما نے کہا کہ یہ ان کا پرائیویٹ فنکشن ہے اور انھوں نے تقریب میں داخلے کے لیے پاس جاری کیے ہیں، اس پر اعتراض کرنے کی کوئی مطلب نہیں ہے؟

تشکیل دیں اور بعد میں اسے گرفتار کر لیا گیا۔

۲۱ اکتوبر 2023 کو اردو روزنامہ انقلاب نے نئی دہلی کے کرالہ گاؤں سے ہجومی تشدد سے متعلق ایک خبر شائع کی۔ ایک مسلمان شخص محمد سلمان پر بنیاد پرست افراد کے ایک گروپ نے اس وقت حملہ کیا جب وہ کسی کام کے سلسلے میں کرالہ گاؤں گیا تھا ۔ متاثرہ شخص کے بیان کے مطابق، جب گروپ نے میری شناخت کی تصدیق کی تو اس نے مجھے مارنا شروع کر دیا اور مجھے پیشاب پینے اور جۓ شری رام کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا۔ جب متاثرہ شخص بے ہوش ہوگیا تو ملزمین نے سوچا کہ وہ مر گیا ہے اور اس کی جیب سے 90 ہزار روپے لے کر موقع سے فرار ہو گئے۔ پولیس نے شکایت درج کرلی ، لیکن ایف آئی آر درج نہیں کی۔ ابھی تک کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ہے ۔ جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کے صدر نے متاثرہ شخص سے رابطہ کیا اور مدد کی یقین دہانی کرائی۔

انڈین ایکسپریس نے ۲۲اکتوبر کو یوپی کے لکھنؤ میں رونما ہوئے ریاستی سرپرستی میں امتیازی سلوک کی ایک خبر شائع کی۔ خبر کے مطابق ایک سرکاری اسکول کی ہیڈ استانی کو معطل کردیا گیا اوردو اساتذہ کے خلاف محکمانہ کارروائی کا حکم دیا گیا ، یہ اس وقت ہوا جب کچھ ہندو تنظیم کے رہنماؤں نے اسکول میں نماز کے مخصوص حصے“، میں طلبہ کے ذریعہ سے نماز پڑھنے پر احتجاج کیا۔ حکام کے مطابق ہندو تنظیم کے رہنماؤں نے مبینہ طور پر اسکول میں ہنگامہ آرائی کی اور ہیڈ استانی سے بحث کی۔ پرائمری گورنمنٹ اسکول میں کلاس 5-1 کے طلبہ کی اکثریت کا تعلق مسلم کیمونٹی سے ہے۔ لکھنؤ کے بنیادی شکشا ادھیکاری ارون کمار کے ذریعہ جاری کردہ ایک سرکاری خط میں کہا گیا ہے کہ ہیڈ استانی میرا یادو کو معطل کر دیا گیا ہے، جبکہ دو استانی ممتا مشرا اور تہذیب فاطمہ کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

۲۳ اکتوبر کو ویب پورٹل hindutvawatch.org نے گجرات میں رونما ہوئے ایک واقعہ کی خبر شائع کی کہ گئو رکشوں کے ایک گروپ نے ایک بزرگ مسلمان شخص کو اس کی دو بیٹیوں کے سامنے گائے کا گوشت لے جانے کے الزام میں ہراساں کیا ۔

ویب پورٹل theobserverpost.com نے ۲۳ اکتوبر کو حیدرآباد کے رسول پورہ علاقے میں پولیس کے ذریعہ جسمانی تشدد کی ایک خبر شائع کی۔ تفصیلات کے مطابق پولیس کی ایک گشتی ٹیم نے معمول کے مطابق علاقے کا چکر لگاتے ہوئے متاثرہ شخص سمیع خان کو ایک ویران جگہ پر بیٹھا پایا اور بغیر کچھ پوچھے اسے بے دردی سے پیٹا۔ بعد میں اس کے اہل خانہ متاثرہ شخص کو علاج

کے لیے عثمانیہ اسپتال لے گئے اور واقعہ کے ذمہ دار پولیس کانسٹبل کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔

ویب پورٹل hindutvawatch.org نے ۲۴ اکتوبر کو ایک خبر شائع کی کہ بجرنگ دل کے ارکان نے بہار کے رکسول ضلع میں نوراتری کے موقع پر مسلمانوں کی دکانوں کو زبردستی بند کروا یا۔

ویب پورٹل thequint.com نے ۲۵ اکتوبر میڈیا کے ذریعہ صورت واقعہ کو مسخ کرنے پر روشنی ڈالی۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک ویڈیو جسے سدرشن نیوز کے صحافی ساگر کمار نے ایکس پر شیئر کیا تھا، اس میں دیکھا یا گیا ہے کہ ایک شخص اپنی شناخت جاوید حسین کے طور پر پیش کررہا ہے ، وہ نام نہاد جاوید حسین فرقہ وارانہ ہم آہنگی بگاڑنے کے لیے ہندو برادری کے خلاف فرقہ وارانہ بیان بازی کررہا ہے۔ بعد میں، ویڈیو میں موجود شخص کی شناخت جاوید کے بجائے آگرہ، یوپی کے رہنے والے دلیپ کھیل کے طور پر ہوئی۔ کوئنٹ کی رپورٹ کے مطابق، سدرشن نیوز کے صحافی ساگر کمار کی خصلت رہی ہے کہ وہ صورت واقعہ کو مسخ کرکے پیش کرتا ہے ۔ اس نے مذکورہ ویڈیو کو اس کیپشن کے ساتھ شیئر کیا ”میرے اتراکھنڈ کو بچاؤ“۔ پولیس کے مطابق یہ شخص ہندو تھا نہ کہ مسلمان، جسے بعد میں گرفتار بھی کیا گیا کیونکہ یہ معاملہ حساس تھا اور ریاست کے امن میں خلل کاذریعہ بھی۔

ویب پورٹل scroll.in نے ۲۶ اکتوبر کو یوپی کے ہاپوڑ شہر سے ہجومی تشدد کے ایک خوفناک واقعہ کی خبر شائع کی۔ ارشاد محمد کو اس وقت پیٹ پیٹ کر قتل کردیا گیا جب اس کی موٹر سائیکل سے ایک شخص کو چوٹ لگ گئی جو شہر کے لوہاری گاؤں کے قریب دسہرہ پروگرام میں شرکت کرنے والے گروپ کا حصہ تھا۔ چوٹ لگنے کے بعد گرما گرم بحث ہوئی جس کے بعد حاضرین نے محمد پر پتھر سے حملہ کیا۔ پولیس کے مطابق محمد کو بچانے کی کوشش کرنے والا وسیم نامی دوسرا شخص بھی زخمی ہوا۔ محمد کو بعد میں ہسپتال لے جایا گیا، جہاں پہنچنے پر ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے ارشاد محمد کے والد امام الدین محمد کی شکایت پر آئی پی سی کی دفعہ 302 اور 148 کے تحت چھ افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔

ویب پورٹل theobserverpost.com نے ۲۷ اکتوبر کو بی جے پی کے مرکزی وزیر گری راج سنگھ کی طرف سے دیا گیا ایک متنازعہ بیان شائع کیا۔ سنگھ نے اپنے بیان میں کہا، ”ہمارے آباؤ

اجداد نے ایک سنگین غلطی کی جس کی آج ہم بھاری قیمت چکا رہے ہیں۔ میں نے 1992 کی ایودھیا تحریک کے دوران 28 دن جیل میں گزارے۔ اگر تمام مسلمان اس وقت یعنی ۱۹۴۷ میں پاکستان چلے جاتے تو آج ہندوستان اس پوزیشن میں نہ ہوتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ”آج بھی بہار حکومت خوشامد کی پالیسیاں نافذ کر رہی ہے۔ وہ ایک برادری کو دوسرے پر ترجیح دے رہی ہے۔ یہ ہندوؤں کے لیے بہت تشویشناک بات ہے“۔

ویب پورٹل maktoobmedia.com نے ۲۷ اکتوبر کو ممبئ کے ٹرمبے علاقے سے جسمانی تشدد کی خبر شائع کی۔ مسجد اسلامیہ کے ایک امام محمد شرافت خان نے الزام لگایا کہ شہر میں گربا تہوار کے دوران ایک ہندو ہجوم نے انہیں نشانہ بنایا، بدسلوکی کی اور جسمانی طور پر ہراساں کیا۔ یہ واقعہ 22 اکتوبر کو پیش آیا۔ مکتوب میڈیا سے بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ میں نے پولیس اسٹیشن کو فون کیا اور وہاں سے دو کانسٹیبل آئے لیکن وہ بھی ہجوم کے سامنے ناکام رہے اور ان کو قابو نہیں کرسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ”پولیس کے سامنے شرپسندوں نے اسلاموفوبک گالیاں دینا شروع کر دیں اور ملے کٹے جائیں گے، اور جئے شری رام جیسے نعرے لگائے اور میرے ساتھ ہاتھا پائی کی۔“ متاثرہ شخص کے اہل خانہ کے ذریعہ ٹرامبے پولیس اسٹیشن میں باضابطہ شکایت درج کرنے کے بعد بھی پولیس نے ایف آئی آر درج نہیں کی۔

۲۷ اکتوبر کو دکن ہیرالڈ نے کرناٹک کے بنگلورو شہر میں رونما ہوئے ایک مسلم مخالف واقعہ کی خبر شائع کی، جہاں پرساد بڈاپا کے بیٹے ایڈم بڈاپا، جو ایک مشہور فیشن اسٹائلسٹ ہیں، اس نے ایک مسلم پولیس اہلکار کے ساتھ بدسلوکی کی ، اس پر بدسلوکی کرنے کا مقدمہ بھی درج کیا گیا۔ ایک ویڈیو جو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی، اس میں ایڈم کو یہ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ ”ارے، غوث، غوث پاشا، ایک مسلمان، مسلمان نا....“۔ بڈاپا کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 279 (عوامی راستے پر تیز گاڑی چلانا یا سواری کرنا)، 341 (غلط طریقے سے روکنا) 504 (امن کی خلاف ورزی پر اکسانے کے ارادے سے جان بوجھ کر توہین)اور 506 (مجرمانہ دھمکی) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔

ویب پورٹل altnews.in نے ۲۸ اکتوبر کو دائیں بازو کی طاقتوں کے ذریعہ سوشل میڈیا پر ایک مسلم مخالف فرقہ وارانہ مہم چلانے کی خبر شائع کی ، جو اس ایک واقعہ کے بعد شروع کی گئی ، واقعہ یہ ہوا کہ برقع میں ملبوس خواتین کے ایک گروپ کی بس میں

ساڑی میں ملبوس ایک خاتون کے ساتھ جھگڑے کی ویڈیو وائرل ہوئی جس میں دعویٰ کیا گیا کہ مسلم خواتین ایک ہندو عورت پر اپنے مذہبی خیالات کو زبردستی مسلط کر رہی ہیں۔ حالاں کہ سچائی کچھ اور ہے ، جیسا کہ altnews کے ذریعے تصدیق کی گئی کہ خانسا ویمن کالج کی کچھ طالبات نے اپنے کالج کے قریب بس اسٹاپ پر بسوں کے نہ رکنے کے خلاف احتجاج کیا۔ مذکورہ احتجاج کی ایک کلپ وائرل ہوئی جس میں صارفین نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ کچھ برقع پوش خواتین ایک ہندو عورت پر شرعی قوانین مسلط کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

ویب پورٹل hinduvawatch.org نے ۲۹ اکتوبر کو بہار کے پٹنہ شہر سے نفرت انگیز تقریر کے ایک واقعہ کی خبر شائع کی۔ ایکس پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس میں نفرت انگیز مبلغ یتی نرسنگھا نند کو ہندو سوابھیمان کے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جہاں وہ یہ کہہ رہا ہے کہ، ” اگر آپ نے ان مسلمانوں کو نہیں روکا تو یہ آپ کے گھر میں داخل ہوں گے اور آپ کی بہن کی عصمت دری کریں گے اور ان کو اسی طرح قتل کریں گے جس طرح یہ لوگ اسرائیلیوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اس طرح اس نے اپنے نفرت انگیز ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے دو مکمل طور پر غیر متعلقہ واقعات کو ایک بنا کر پیش کیا ۔

ویب پورٹلtheobserverpost.com نے ۳۱ اکتوبر کو، انڈین آئل کالونی، شیواجی نگر، ممبئی مہاراشٹر کی ایک نابالغ مسلم لڑکی پر جسمانی اور زبانی حملہ کی ایک خبر شائع کی۔ خبر کے مطابق 12 سالہ مسلم لڑکی مریم فاطمہ اور اس کے اہل خانہ پر مبینہ طور پر ہندو حملہ آوروں کے ایک گروپ نے اسلامو فوبک ریمارکس کرتے ہوئے حملہ کیا۔ متاثرہ خاتون کے مطابق، ”میں کمپاؤنڈ میں کھیل رہی تھی کہ ایک خاتون اور اس کا بیٹا آئے اور مجھے بتایا کہ اس کا بیٹا وہاں کھیلنا چاہتا ہے۔ میں نے انہیں جگہ دی اور ان سے پوچھا کہ کیا آدھے گھنٹے یا اس سے کچھ زیادہ دیر کے بعد وہ فارغ ہو جائے گا، اس وقت اس نے مجھے گالی دینا شروع کر دی اور کہا: تم مسلمان برے ہو۔تم کو سور کا گوشت کھلایا جائے۔“ اس واقعے نے مریم اور اس کے خاندان کو بہت صدمہ میں مبتلا کردیا۔